شاعر: توقیر کمالوی　　سوز: اکبر عباس　　نوحہ خواں: کٹری باوا چونا منڈی

زنداں میں نہیں آتی کیوں تازہ ہوا بھیا
سجادؑ، سکینہؑ کو مرنے سے بچا بھیا

دِیواروں سے زنداں کی ٹکرا کے مَیں گِرتی ہوں
پھر دیر تلک بھیا تنہائی میں سسکتی ہوں
آ ریت کے بستر سے بہنا کو اُٹھا بھیا

پانی نہیں مانگوں گی بچوں کو سنبھالوں گی
اِن چھوٹے سے ہاتھوں سے تیرے کانٹے نِکالوں گی
اِک بار سکینہؑ کو تو پاس بُلا بھیا

جس نے مجھے مارا تھا وہ خواب میں آتا ہے
مَیں سو بھی نہیں سکتی کچھ ایسے ڈراتا ہے
سجادؑ مجھے دے دو باہوں میں پناہ بھیا

کرتی ہے بہن وعدہ، باباؑ کو نہ روئے گی
اشکوں سے کبھی اپنا دامن نہ بھگوئے گی
اِن گھور اندھیروں سے کروا دے رہا بھیا

جیتی تھی اِمامتؑ کے مَیں پاک سویروں میں
اب میری گزرتی ہے زنداں کے اندھیروں میں
اِس وقت بھی رسی میں ہے میرا گلا بھیا

بہلاتے تھے سب مجھ کو جس وقت مَیں روتی تھی
ہے ساری خبر تُم کو جس جا پہ مَیں سوتی تھی
آ دیکھ سکینہؑ کا کیا حال ہوا بھیا

سجادؑ تیرے غم میں جو اشک بہائے گا
جو حلقہءِ ماتم میں سَر پیٹتا آئے گا
توقیر دِلاؤں گی ہے وعدہ میرا بھیا

/tajpointpage